اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمہ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

مخطوطات العتیق
Tel: ...96-4917823 ...2862
E-mail: ...cyber.net.pk

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقی و اشاعتی ادارہ

نوٹ: چونکہ زیر نظر کتاب کے مؤلف مکتب اہل بیت (ع) کی اہم ترین کتب حدیث کتب اربعۃ میں سے ایک کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے مؤلف ہیں، لہٰذا یہ کتاب بذات خود ایک اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس میں موجود روایات کے دیگر مصادر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(ادارہ)

نام کتاب: اعتقادات

مؤلف: ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ المعروف الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

تاریخ طبع: جنوری ۲۰۰۶ء / ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: البلاغ المبین۔ اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۹ ۔ اسلام آباد ۔ پاکستان

ای میل: info@al-balagh.org

ویب: www.al-balagh.org

ہدیہ: چالیس روپے

لا يقدر ان يزنى الا ان يرى امرأة فاذا وجد المرأة فاما ان يعصم فيمتنع كما امتنع يوسف و اما ان يخلى السرب بينه و بينها فيزنى و هو زان و لم يطع الله باكراه و لم يعص بغلبة۔

ہاں، چار شرطوں کے بعد:

۱۔ اُس کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔

۲۔ وہ تندرست ہو۔

۳۔ اس کے اعضا صحیح و سالم ہو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے قوت بھی دی ہو۔

انسان میں جب یہ چار شرطیں مکمل ہوں تو وہ مستطیع کہلاتا ہے۔

کسی نے عرض کیا: اس کی مثال کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا:

ایک شخص بااختیار ہے، اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں، بدن اس کا صحیح اور اعضا سالم ہیں تو اب اگر وہ زنا کرنا چاہے تو اس وقت تک اس پر قادر نہیں کہلائے گا، جب تک اُسے کوئی عورت نہ مل جائے۔ پھر یا تو وہ توفیق خداوندی سے زنا سے رک جائے گا، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام اس (فعل حرام) سے رک گئے یا اس عورت کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوگا تو زانی کہلائے گا۔ پس نہ تو اس نے مجبور ہو کر خدا کی اطاعت کی ہے اور نہ ہی خدا پر غالب آ کر معصیت کی ہے۔

آیہ شریفہ

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ[1]

حالانکہ انہیں سجدے کے لیے اس وقت بھی بلایا جاتا تھا جب لوگ سالم تھے۔

کے متعلق امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

---

[1] القلم: ۴۳

مستطيعون الاخذ بما امروا به و بترك ما نهوا عنه و بذلك ابتلوا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ ان کاموں کو انجام دینے کی طاقت رکھتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کاموں سے رکنے کی طاقت و قدرت رکھتے ہیں جن سے انہیں روکا گیا ہے۔ اسی بنا پر ان کا امتحان لیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

فى التوراة مكتوب يا موسىٰ انى خلقتك و اصطفيتك و هديتك و قويتك و امرتك بطاعتى و نهيتك عن معصيتى فان اطعتنى اعنتك على طاعتى و ان عصيتنى لم اعنك على معصيتى و لى المنة عليك فى طاعتك و لى الحجة عليك فى معصيتك لى۔

تورات میں ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تجھے پیدا کیا۔ تجھے چن لیا۔ تیری ہدایت کی۔ تجھے طاقت دی۔ اپنی اطاعت کا حکم دیا اور نافرمانی سے روکا۔ پس اگر تو میری اطاعت کرے گا تو اس میں تیری مدد کروں گا اور اگر معصیت کرے گا تو اس پر تیری مدد نہیں کروں گا۔ اگر تو میری اطاعت کرے گا تو اس موقع پر میرا اعانت کرنا تجھ پر احسان ہوگا اور نافرمانی کے وقت میری حجت تجھ پر تمام ہوگی۔

بدا کے متعلق عقیدہ

الشیخ ابو جعفر فرماتے ہیں: یہودیوں کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کاموں سے فارغ البال ہو گیا ہے۔ مگر اس بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ[1]

---

[1] الرحمن: ۲۹

وہ ہر روز ایک (نئی) کرشمہ سازی میں ہے۔

ایک کام، دوسرے کام کے کرنے سے نہیں روک سکتا۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔ وہی روزی دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، کیونکہ اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔ وہ اسی چیز کو مٹاتا ہے جو پہلے موجود ہو اور اسی چیز کو باقی رکھتا ہے جو پہلے موجود نہ ہو۔ یہ وہ بدا نہیں ہے کہ جس کے یہودی اور اس کے تابعین قائل ہیں۔ اور اسی بدا کو ملعون یہودی ہماری طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر ہمارے مخالفین بھی ان کے ہم نوا ہو کر ہمیں مطعون کرتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ما بعث اللّٰہ نبیا قط حتی یاخذ علیہ الاقرار للّٰہ بالعبودیۃ و خلع الانداد و ان یؤخر ما یشآء و یقدم ما یشآء۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا سے اپنی معبودیت اور لاشریک ہونے کا اقرار لے کر دنیا میں بھیجا اور یہ بھی اقرار لیا کہ اللہ جسے چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے۔

اس نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو تمام شریعتوں کا ناسخ اور آپؐ پر نازل شدہ احکام کو دیگر سابقہ احکام پر ناسخ قرار دے دیا۔ قرآن کریم کو نازل کر کے سابقہ کتب سماوی پر عمل سے روک دیا۔ یہی وہ بدا ہے جس کے ہم قائل ہیں۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا:

من زعم ان اللّٰہ عز و جل بدا فی شیٔ و لم یعلمہ امس فابرء منہ۔

جس شخص کا خدا کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو فلاں شے کے بارے میں بدا ہو گیا یعنی اللہ نے اپنے سابقہ ارادے پر تجدید نظر کی اور اب وہ قصد و ارادہ کر لیا جس سے کل وہ بے خبر تھا، میں ایسے شخص سے بیزار ہوں۔

نیز فرمایا:

من زعم ان اللّٰہ بدالہ فی شیء بدا ندامۃ فھو عندنا کافر باللّٰہ العظیم۔

اور جس کا گمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کسی شے کے بنانے کے بعد ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے تو ایسا بندہ ہمارے نزدیک خدا کا منکر ہوگا۔

امام جعفر الصادق (ع) کے اس فرمان کہ خدا کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا میرے بیٹے اسماعیل کے بارے میں ہوا ہے۔ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ایسی مصلحت کبھی ظاہر نہیں ہوئی، جیسی میرے فرزند اسماعیل کے بارے میں ہوئی کہ میری زندگی میں اسے موت دے دی تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ میرے بعد امام نہیں ہیں۔

خدا کے بارے میں بحث و جدال کی ممانعت

شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: خدا کے بارے میں کج بحثی اور فضول گفتگو سے روکا گیا ہے، کیونکہ ایسی گفتگو ان باتوں کا سبب ہو جاتی ہے جو شان ایزدی کے مناسب نہیں ہوتیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول خدا کا مطلب پوچھا گیا:

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى[1]

اور یہ کہ (منتہائے مقصود) آپ کے رب کے پاس پہنچتا ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا:

اذا انتھی الکلام الی اللّٰہ فامسکوا۔

جب خدا کے بارے میں بات چیت ہونے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

آپؑ ہی فرمایا کرتے تھے:

یابن آدم لو اکل قلبک طائر ما اشبعہ و بصرک لو وضع علیہ

[1] النجم: ۴۲

خرق ابرة لغطاه ترید ان تعرف بهما ملکوت السموات و الارض ان کنت صادقاً فهذه الشمس خلق من خلق اللّٰہ ان قدرت فاملاء عینیك منها فهو کما تقول۔

اے فرزند آدم! تیرا دل اتنا ہے کہ اگر اسے کوئی پرندہ کھائے تو اس کا پیٹ بھی نہ بھرے اور تیری آنکھ کی یہ حالت ہے کہ اگر اس پر سوئی کا ناکہ رکھ دیا جائے تو وہ چھپ جائے، تو کیا تو انہی دو طاقتوں کے بل بوتے پر آسمان و زمین کی سلطنت کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر تو سچا ہے تو اس سورج کو جو خدا کی ایک مخلوق ہے، ذرا آنکھ بھر کر تو دیکھ۔ اگر تو نے ایسا کر لیا تو ثابت ہو جائے گا کہ جیسا تو کہتا ہے بات ویسی ہی ہے۔

مجادلہ[1] ہر دینی بات میں ممنوع اور ناجائز ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

من طلب الدین بالجدل تزندق۔

جو شخص مجادلے سے دین حاصل کرے وہ زندیق ہو جائے گا۔

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

یهلك اصحاب الکلام و ینجو المسلمون، ان المسلمین هم النجباء۔

دین میں فضول باتیں کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں اور اطاعت کرنے والے نجات پائیں گے۔ بے شک مطیع بندے بزرگ مرتبہ لوگ ہیں۔

لیکن کلام خدا، کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال ائمہ علیہم السلام سے سند پیش کرنا، حجت قائم کرنا اور مخالفین کے مقابلے میں دلیل قائم کرنا، اس شخص کے لیے جائز ہے جو ان پاک ہستیوں کے اقوال بخوبی سمجھ کر اچھی طرح کلام کر سکے، ورنہ حرام

[1] مجادلہ اس بحث کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کسی چیز کا ثابت کرنا یا باطل کرنا مد نظر نہ ہو، بلکہ ہر ایک کی غرض یہ ہو کہ دوسرا شخص لاجواب ہو جائے۔

اور ناجائز ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حاجوا الناس بکلامی فان حاجوکم کنت انا المحجوج لا انتم۔

تم میرے کلام سے لوگوں پر حجت لایا کرو۔ پس اگر تم پر وہ لوگ (بحث میں) غالب آجائیں تو مغلوب میں ہوں گا نہ کہ تم۔

مروی ہے، آنجنابؑ نے فرمایا:

کلام فی حق خیر من سکوت علی باطل۔

باطل پر خاموشی سے امر حق میں گفتگو بہتر ہے۔

روایت ہے کہ ابو ہذیل علاف نے ہشام بن حکم سے کہا: میں اس شرط پر تم سے مناظرہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تم مجھ پر غالب آ جاؤ تو میں تمہارا دین اختیار کر لوں گا اور اگر میں تم پر غالب رہا تو تم میرے دین اور مذہب کو قبول کرو گے۔ ہشام نے جواب دیا: تم نے انصاف نہیں کیا، بلکہ میں اس شرط پر مناظرہ کروں گا کہ اگر میں تجھ پر غالب آ گیا تو تو میرا مذہب قبول کرے گا اور اگر تم مجھ پر غالب آئے تو میں (طلب جواب کے لیے) اپنے امام کی طرف رجوع کروں گا۔

لوح و قلم کے متعلق عقیدہ

شیخ ابو جعفر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لوح و قلم کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ دو فرشتے ہیں۔

کرسی کے متعلق عقیدہ

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کرسی کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کرسی ایک ظرف ہے جس میں تمام مخلوقات ہیں۔ عرش، سارے آسمان، زمینیں اور وہ سب چیزیں جو خدا نے پیدا کی ہیں۔ کرسی کے دوسرے معنی علم ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا گیا: